کتاب نما

محاضراتِ حدیث، ڈاکٹر محمود احمد غازی۔ الفیصل، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔

علم حدیث کے مختلف پہلوؤں پر فاضل مصنف کے ۱۲ خطبات کا یہ مجموعہ: حدیث، علومِ حدیث، اس کی تدوین و تاریخ اور محدثین کی ناقابلِ فراموش خدمات کی تفصیل پیش کرتا ہے۔ ان خطبات کا اہتمام اکتوبر ۲۰۰۳ء میں ادارہ الہدیٰ، اسلام آباد نے کیا تھا جس میں خواتین کی کثیر تعداد شریک تھی۔ خیال رہے کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی اس سے پہلے علومِ قرآن اور قرآن حکیم کی تاریخ و تفسیر سے متعلق مختلف موضوعات پر اسی طرح ۱۲ خطبات کا مجموعہ پیش کر چکے ہیں۔

جیسا کہ محترم غازی صاحب نے دیباچے میں بتایا ہے، زیرنظر خطبات کی اصل مخاطب وہ خواتین اہلِ علم ہیں جو قرآن مجید کے درس و تدریس میں مصروف ہیں۔ چنانچہ فہمِ قرآن، درسِ قرآن اور تفسیرِ قرآن کے سلسلے میں ان خطبات یا مضامین کی حیثیت ایک نہایت مفید علمی و عالمانہ معاون کی ہے۔

خطبات کے عنوانات سے ان کی جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پہلا خطبہ حدیث کے تعارف پر ہے۔ مابعد خطبوں میں حدیث کی ضرورت و اہمیت، حدیث اور سنت بطور ماخذِ شریعت، روایتِ حدیث اور اقسامِ حدیث، علمِ اسناد و رجال، جرح و تعدیل، تدوین حدیث اور کتب و شرح حدیث پر نہایت فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ آخری دو خطبات میں برعظیم پاک و ہند میں علمِ حدیث کے ارتقا، معروف محدثین کی خدمات اور پھر دورِ جدید میں علومِ حدیث کا تذکرہ ہے۔ بظاہر یہ ۱۲ لیکچر یا خطبے یا تقاریر ہیں جو غازی صاحب نے مختصر نوٹس کی مدد سے زبانی دیے تھے لیکن حدیث سے متعلق شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہوگا جس کا ذکر ان خطبات میں نہ آیا ہو۔ ایک باب

میں 'رحلہ' (سفر کرنا) کا ذکر ہے۔ یہاں علمِ حدیث کے لیے صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین کے اسفار کا ذکر ہے، ان کے فوائد پر بحث ہے، پھر سفر کے طریقوں، سفر کے آداب اور رحلہ کے ضمن میں محدثین کی قربانیوں کی روداد ہے۔ آخری باب میں، علومِ حدیث کے ضمن میں دورِجدید میں مستشرقین کی خدمات کا ذکر ہے، مثلاً: معروف فرانسیسی مصنف ڈاکٹر مورس بکائی، جنھوں نے اپنی تحقیق The Bible, Quran and Science کے نام سے پیش کی ہے۔ انھوں نے حدیث پر اپنے اعتراضات، ایک لمبی تحقیق کے بعد واپس لے لیے۔ غرض ہر لیکچر کے ذیل میں اس موضوع سے متعلق دل چسپ تفصیل بیان کی گئی ہے۔ گویا یہ فقط محاضرات نہیں ہیں، ان کی حیثیت حدیث پر ایک چھوٹے سے دائرہ معارف (انسائی کلوپیڈیا) کی ہے۔

ان خطبات کو صوتی تسجیل (ٹیپ ریکارڈنگ) سے صفحۂ قرطاس پر اتارا گیا۔ غازی صاحب کا حافظہ قوی اور تقریر کا انداز و اسلوب نہایت دل چسپ اور دل نشین ہے۔ ہر خطبے کے آخر میں شامل سوالات و جوابات نے محاضرات کو اور زیادہ بامعنی اور دل کش بنا دیا ہے۔ کتاب اچھے طباعتی معیار پر شائع کی گئی ہے۔ حدیث اور متعلقاتِ حدیث پر ایسی جامع معلومات اُردو زبان میں شاید ہی کہیں اور میسر آسکیں۔ (رفیع الدین ہاشمی)

The Decline of The Muslim Ummah، (Muslims in the 21st Century, sorrows and Sufferings)، [مسلم اُمہ کا زوال]، اقبال ایس حسین۔

ناشر: ہیومینٹی انٹرنیشنل، ۱۴- کرشن نگر، گوجرانوالہ۔ صفحات: ۴۶۸۔ قیمت: ۶۰۰ روپے/ ۲۰ امریکی ڈالر۔

مسلمانوں کو اس وقت جس صورت حال کا سامنا ہے اس میں جناب اقبال حسین کی یہ کتاب مسلمان اُمت کے لیے ایک آئینے کی مانند ہے۔

مصنف نے بجا طور پر لکھا ہے کہ زوال کا عمل مسلسل جاری ہے مگر آنکھیں چرانے اور حقیقت کا سامنا نہ کرنے کا رویہ بھی قائم ہے۔ عقیدے اور عمل میں فرق کے باعث ہی مسلمانوں کی سلطنتیں روبہ زوال ہوئیں اور اب بھی اسی فرق نے موجودہ کیفیت پیدا کر رکھی ہے۔ آج کے (بیش تر) مسلمان نہ تو غوروفکر کرتے ہیں اور نہ اپنے پاس دستیاب وسائلِ پیداوار ہی کو مفید مقاصد

کے لیے استعمال میں لاتے ہیں، نہ قرآن اور تاریخ سے ہی سبق لینے کو تیار ہیں۔ مصنف کے مطابق: جدیدیت (modernism) پر مغرب کا استحقاق نہیں، اُمت کو بھی اسے اپنانا ہوگا۔

اس کتاب میں ۲۵ عنوانات کے تحت تقریباً تمام اہم موضوعات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ اسلامی سوچ کا جدیدیت سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے بشرطیکہ یہ جدیدیت مذہب مخالف نہ ہو (ص ۶۸-۶۹)۔ ایک تصویر میں، ایک صحرا میں اُونٹوں کے قافلے رواں دواں ہیں اور نیچے درج ہے: ''دورِ جدید کے چیلنجز کا مقابلہ اس طرح کے نہایت پرانے ذرائع رسل و رسائل سے کیا جا سکتا ہے؟'' مصنف لکھتا ہے کہ تیرھویں سے انیسویں صدی کے دوران (۱۲۶۶ء-۱۸۵۰ء) تعلیمی، اقتصادی، سماجی اور اخلاقی حوالوں سے مسلمان روبہ زوال تھے۔ ان کی تین عظیم سلطنتیں (عثمانی، صفوی اور مغل) ۱۵۵۰ء تا ۱۷۰۷ء کافی پھلی پھولیں (ص ۱۴۸)، تاہم مجموعی طور پر تنزل ہوتا رہا۔ بعدازاں مسلمان اصلاح پسندوں کی کاوشیں شروع ہوئیں جن میں جمال الدین افغانی سرفہرست ہیں۔ سرسید احمد خان اور علامہ اقبال بھی ایسے ہی مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہوئے۔

'قرآن کی طرف رجوع'، 'فلسفۂ زندگی'، 'مسلمان ماتحت'، 'دورِ جدید میں جہاد'، 'جدیدیت کا مسلم نمونہ'، 'اسلام، سائنس اور فلسفہ'، 'تاریخ سے سبق'، 'مسلم سلطنتوں کا زوال'، 'مسلم دنیا کی خامیاں'، 'دنیا کا زوال'، 'مردِ مومن'، 'اسلام انسانیت کا مذہب'، 'مسلمانوں کا مغرب سے واسطہ' کے عنوانات کے تحت ان ابواب میں مفید معلومات کے ساتھ ساتھ اچھا تجزیہ موجود ہے۔

حوالوں اور اشاریے سے مزین یہ کتاب تاریخ اور اُمت کے امور سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے ایک مفید چیز ہے۔ انگریزی زبان نسبتاً ادبی نوعیت کی استعمال کی گئی ہے۔ مجلد، خوب صورت سرورق اور اعلیٰ طباعتی معیار۔ (محمد الیاس انصاری)

الفرقان، پارہ عمّ، ترتیب و تہذیب: شیخ عمر فاروق۔ جامعہ تدبر قرآن، ۱۵-بی، وحدت روڈ، لاہور۔ فون: ۷۵۸۵۹۶۰۔ صفحات: ۶۳۲ (بڑی تقطیع)۔ قیمت: طلبِ صادق۔

تفسیر کے عام انداز سے مختلف اس کتاب میں قرآن کے مطالب تک رسائی کے ساتھ ساتھ قرآن سے عملی تعلق اور پوری زندگی کو دین کے رنگ میں رنگنے کی فکر کی گئی ہے۔ ایک

پیراگراف کا ترجمہ دے کر، ہر آیت کی تشریح مع گرامر دی گئی ہے اور اس میں دیگر مروجہ تفاسیر سے حسب موقع اقتباسات دیے گئے ہیں اور حکمت و بصیرت کے عنوان سے اس کے ضروری نکات درج کیے گئے ہیں۔ توجہ سے اجتماعی مطالعہ کیا جائے تو مطالب اور منشا خوب ذہن نشین بلکہ قلب نشین ہوسکتے ہیں۔ص۵۱۰ پر والناس کی حکمت وبصیرت کے نکات کے بعد، مزید۱۲۲صفحات میں۲۳ مختلف عنوانات (مثلاً قرآن کے فنی محاسن، اسماء القرآن، امثال القرآن، قرآنی محاسن) پر معروف علماے قرآن کی چیدہ چیدہ تحریریں دی گئی ہیں۔کتاب مصنف کی غیرمعمولی محنت ونظر، قرآن سے والہانہ تعلق اور پڑھنے والوں کی فوز وفلاح کے لیے ان کے درد دل کی آئینہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں توفیقِ مزید دے۔ یہ کتاب شیخ عمر فاروق کی سابقہ کاوشوں کی طرح (فون پر رابطہ کرکے طریق کار معلوم کرکے) بطور ہدیہ حاصل کی جاسکتی ہے۔(مسلم سجاد)

سیرت عبداللہ بن زبیرؓ، طالب الہاشمی۔ ناشر: طٰہٰ پبلی کیشنز، لاہور۔صفحات: ۲۴۸۔ قیمت:۱۴۰روپے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی زندگی کا آخری دور، تاریخ اسلام کا وہ دورِ ابتلا ہے جس میں ایک طرف اقتدار پرستوں اور ہوس کے پجاریوں نے ظلم وستم میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی، اور دوسری طرف توحید کے علَم برداروں اور شمع رسالتؐ کے سچے پروانوں نے ایثار وقربانی کی داستان رقم کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔اس دورِ ابتلا میں فِسق وفجور اور دینِ حق کے خلاف سازشوں کی وہ آندھی چلی کہ ایک کے بعد ایک عظیم اور روشن چراغ گل ہوتا چلا گیا، اپنوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے خون سے زمین مسلسل سرخ ہوتی رہی اور دینِ حق کے دشمنوں نے جی بھر کر دشمنی کے جوہر دکھائے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت مصعب بن زبیر اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ کی شہادتوں کے دل دوز واقعات، اور جنگِ جمل، کوفیوں کی مسلسل بے وفائیاں، سانحہ کربلا، مکہ معظّمہ پر یزیدی فوج کی یلغار، واقعہ حرّہ، مدینہ منورہ میں مسلم بن عقبہ کے ہاتھوں تین دن تک مسلمانوں کا قتلِ عام، فتنۂ خوارج، مختار ثقفی کا عروج اور اس کا انجام، اور پھر حجاج کے ہاتھوں مکہ معظّمہ پر حملہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر

رضی اللہ عنہ کی شہادت، وہ اندوہناک سانحات ہیں جنھوں نے تاریخ اسلام کا رخ موڑ کر رکھ دیا اور اُمت مسلمہ کو وہ نقصانات پہنچائے کہ جن کی تلافی کبھی ممکن نہ ہوسکی۔

سیرت عبداللّٰہ بن زبیرؓ ، جناب طالب الہاشمی کی اسی دور سے متعلق ایک گراں قدر تصنیف ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے دورِ خلافت کے بعد پہلی صدی ہجری کی پانچویں، چھٹی اور ساتویں دہائی میں مسلمانوں پر گزرنے والے خونیں حادثات کی بالعموم اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی داستانِ شجاعت اور بالآخر ۷۳ ہجری میں حجاج بن یوسف کے ہاتھوں ان کی شہادت، اس سفاک کے ہاتھوں ان کی لاش کی بے حُرمتی اور اس دردناک منظر کو دیکھ کر ان کی عظیم ماں حضرت اسماءؓ کے بے مثال صبر، جذبۂ ایمانی اور قوتِ استقلال کی کہانی کو بالخصوص اختصار لیکن بڑے جامع انداز میں بیان کر دیا ہے۔ انھوں نے اس عظیم صحابی رسولؐ کی سیرت و شجاعت کو جس طرح رقم کیا ہے، اس سے ان کی پوری زندگی اور عظیم قربانی کا پورا نقشہ نظروں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے قاری کو اچھی طرح احساس ہونے لگتا ہے کہ دین حق کو دشمنوں کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لیے نبی کریمؐ کے گھرانے اور صحابہ کرامؓ نے جو قربانیاں دیں ان کی مثال نہیں ملتی، اور واقعی ہر کربلا کے بعد اسلام کو ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے اور کفر ہمیشہ کے لیے ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔ کتابیات نے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ (سعید اکرم)

قاضی حسین احمد کی دینی و سیاسی خدمات، کامران راجپوت۔ ناشر: شرکتہ الامتیاز، غزنی سٹریٹ، رحمٰن مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۶۸۔ قیمت (مجلد): ۲۲۰ روپے۔

زیرنظر کتاب میں محترم قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان کی دینی و سیاسی خدمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جائزہ قاضی صاحب کی شخصیت، سیاسی جدوجہد و حکمت عملی، ملکی و بین الاقوامی سیاست کے مختلف مراحل میں کردار، کشمیر، افغانستان، خلیج اور عراق پر موقف اور عملی جدوجہد، عالمی اسلامی تحریک کے احوال اور 'قاضی حسین احمد کے نظریات' جیسے عنوانات پر مشتمل ہے۔ قاضی صاحب کے بارے میں ہر مطبوعہ چیز اور ان کی ہر تحریر و بیان کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس طرح ان کی شخصیت، افکار اور جدوجہد کے بارے میں ایک تصویر اُبھر کر

سامنے آجاتی ہے، تاہم موضوع کا حق ادا کرنے کے لیے ان سب کا مطالعہ کرکے مقالہ لکھنے کی ضرورت قائم ہے۔ (م - س)

اسلامی نظریۂ احتساب، امیرکبیر سید علی ہمدانی المعروف شاہ ہمدان۔ ترجمہ: سید احمد سعید ہمدانی۔ ناشر: ناشاد پبلشرز، ریگل پلازہ، کوئٹہ۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

زیرنظر کتاب اسلام کے قدیم علمی ورثے سے اسلام کے نظامِ احتساب پر آٹھویں صدی ہجری (تیرھویں صدی عیسوی) کے سربرآوردہ صوفی عالم امیر کبیر سید علی ہمدانی، المعروف شاہِ ہمدان کی تصنیف: ذخیرۃ الملکوک کے ایک باب کا ترجمہ ہے۔ چند موضوعات: امر بالمعروف ونہی عن المنکر، محتسب، احتساب کے سات درجات، محتسب علیہ (جن کا احتساب کیا جائے)، محتسب فیہ (قابلِ احتساب کام)، شرائط وغیرہ۔ قرآن وحدیث اور تاریخ وسیرت کے بہت سے اہم حوالے اور عمدہ استدلال ہے۔ ایک اہم نکتہ: احتساب کی شرط عصمت نہیں، یہ تعصّبات عامہ ہے۔ لہٰذا فاسق کو چاہیے کہ دوسرے فاسق کو فسق سے منع کرے (ص ۲۲)۔ منکراتِ عامہ کے خاتمے کے لیے عملی تجاویز بھی دی گئی ہیں، مثلاً عوام کو دین کے تقاضوں سے روشناس کرانے کے لیے ایک معلم وفقیہہ کا ہر بستی کی سطح پر تقرر، ہر فرد اپنے دائرے میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔ کتاب کے مطالعے سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یورپ کے محدود احتسابی عمل کو شخصی آزادیوں اور بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے اسلام کے ہمہ گیر و ہمہ جہت عملِ احتساب سے کوئی نسبت نہیں۔ اسلاف کے علمی ورثے کو نئی نسل تک منتقلی کی ایک اچھی کاوش ہے۔ (امجد عباسی)

زنبیل، سلیم خان نیازی۔ ناشر: مکتبہ احیاے دین، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۴۰۔ قیمت: ۷۵ روپے۔

دنیا میں انسان کے پاس سب سے قیمتی متاع، زندگی ہے مگر زندگی مسائل میں گھری ہوئی ہے۔ کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ منزل کا تعین ہو اور صحیح راستے پر سفر ہو۔ سلیم خان نیازی کے موضوعات، زندگی سے قریب تر ہیں اور اس کی بھرپور عکاسی کرتے ہیں۔ مختصر لکھنے کے لیے زیادہ محنت اور کاوش درکار ہوتی ہے۔ یہ مضامین مختصر ہیں لیکن اس اختصار کے پیچھے برسوں کی ریاضت

اور غور وفکر موجود ہے۔ تحریر میں شگفتگی کا عنصر نمایاں ہے جسے پڑھتے ہوئے لطف ومسرت کا احساس ہوتا ہے۔ بایں ہمہ جگہ جگہ دانش کے موتی بھی نظر آتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں: ۱- دکان یا دفتر میں قرآن کی تلاوت کرنا باعثِ برکت وثواب ہے لیکن یہ مقامات تلاوت کے لیے نہیں بلکہ قرآن پر عمل کرنے کے لیے ہیں۔ ۲- گاڑی تیل سے چلتی ہے اور انسان تھپکی سے، اچھے کام پر شاباش نہ دینا پرلے درجے کی کنجوسی ہے۔ ۳- یورپ برہنہ ٹانگیں دیکھ کر مطمئن ہوتا ہے، جب کہ اسکارف دیکھ کر ہراساں ہوجاتا ہے۔ ہم مرد کو اِن ڈور گیم، جب کہ عورت کو اوپن ایئر تھیٹر بنانا چاہتے ہیں۔

زنبیل کی تحریروں میں فکر اور معانی کی کئی پرتیں موجود ہیں۔ زندگی کیا ہے؟ اس کا حاصل کیا ہے؟ کامیابی اور ناکامی کے اصل معانی کیا ہیں؟ وطن عزیز میں مستقل اور دیرپا پالیسیاں کیوں وضع نہیں ہوتیں؟ مصنف نے ایسے ہی بہت سے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ زنبیل کے سامنے نہ صرف پاکستانی معاشرہ ہے بلکہ اُمت مسلمہ کے لیے بھی درد وتڑپ موجود ہے۔ (محمد ایوب للّٰہ)

۱- اللہ الصمد ۲- وہ شمع اُجالا جس نے کیا ۳- منشورِ حق، عرفان الحق۔ بابا پبلشرز، ۱۳- بی وحدت روڈ، لاہور۔ صفحات: ۱- ۱۷۵، ۲- ۲۵۵ (بڑی تقطیع)، ۳- ۲۵۸۔ قیمت: ۱- ۲۵۰ روپے، ۲- ۳۰۰ روپے، ۳- ۳۰۰ روپے۔

مسلم کمرشل بنک کی ملازمت کو خیرباد کہہ کر ۱۹۹۶ء سے عرفان الحق صاحب نے جہلم میں ہر جمعرات کو محفل درس کا آغاز کیا جس کے ذریعے مخلوق خدا کو اپنے خالق سے جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اسلام کی تعلیمات کو زندگی سے متعلق کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ یہی ریکارڈ شدہ گفتگو خوب صورت مجلد کتابوں کی شکل میں اعلیٰ معیار پر پیش کی گئی ہے۔ اللّٰہ الصمد میں قرآن مجید کی بنیادی تعلیمات کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ شمع اُجالا جس نے کیا سیرت رسولؐ کے مختلف گوشوں اور آپؐ کی اخلاقی تعلیمات پر مبنی ہے۔ منشور حق خطبہ حجۃ الوداع کے مختلف پہلوؤں کو ۲۲ موضوعات کے تحت مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ان کے مطالعے سے تذکیر ہوتی ہے اور دین کی تعلیمات صحیح تناظر میں سامنے آتی ہیں۔ (م - س)

تعارفِ کتب

☆ **تدوین قرآن**، افادات: مولانا سید مناظر احسن گیلانی۔ ناشر: مکتبہ البخاری' نزد صابری پارک' گلستان کالونی' کراچی۔ صفحات: ۱۳۶۔ قیمت: درج نہیں۔[مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی قرآن مجید کی تدوین کے بارے میں معروف کتاب۔ مولانا کی ۳۰' ۴۰ سالہ فکروتامل اور تلاش وجستجو کا نچوڑ۔ عرصۂ دراز سے یہ نادر کتاب دستیاب نہ تھی' اب اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔]

☆ **اسلام میں نجات کا تصور اور عقیدہ شفاعت**، مرتب: مولانا خلیل الرحمٰن چشتی۔ ناشر: الفوز اکیڈمی' اسلام آباد۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۴۰ روپے۔[اسلام کا تصور شفاعت اور وہ شرائط جن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ شفاعت قبول کرتا ہے۔ نجات کے دو اصول: ایک عدل' دوسرا اللہ تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت۔ نجات کی اصل بنیاد ایمان اور عملِ صالح ہے' اور اس کی فروعی اساس شفاعت ہے۔ جملہ پہلوؤں پر اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اذن کے بغیر شفاعت ممکن نہیں۔ مسئلہ شفاعت کو سمجھنے کے لیے مفید اور کارآمد۔]

☆ **ہندو علما و مفکرین کی قرآنی خدمات**، وزیر حسن' ترجمہ: اورنگ زیب اعظمی۔ ملنے کا پتا: کتاب سرائے غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۵۵۔ قیمت: ۴۰ روپے۔[ان ہندو علما و مفکرین کی قرآنی خدمات کا ایک مختصر تذکرہ جنھوں نے ہندی زبان میں قرآن مجید کے مکمل یا جزوی ترجمے کیے یا قرآنی تعلیمات پر کتابیں لکھیں۔ قرآن کے ہندی اور سنسکرت تراجم کا تعارف اور دیگر آسمانی کتابوں سے منصفانہ موازنہ۔]

☆ **ہم کون ہیں؟** محمد اختر۔ اختر بکس' ۲۶۷-جی بلاک' گلشن راوی' لاہور۔ موبائل: ۰۳۰۰-۹۴۵۰۴۹۸۔ صفحات: ۲۴۷۔ قیمت: ۱۴۵ روپے۔[قرآن کریم کی تعلیمات کو آسان انداز میں اُردو دان طبقے تک پہنچانے کی قابلِ قدر کوشش۔ اس کتاب میں 'مشرک کون'، 'کافر کون'، 'منافق کون'، 'فاسق کون' اور 'مسلمان کون' کے عنوانات کے تحت متعلقہ آیات کو حاشیے کی صورت میں یک جا کر دیا ہے' جب کہ رواں متن میں مذکورہ موضوعات کی عام فہم سلیس تفصیل سے بیان کی ہے۔]

☆ **نکتہ درازیاں**، ڈاکٹر منصور احمد باجوہ۔ ناشر: ادارہ مطبوعات سلیمانی' رحمٰن مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۱۹۲۔ قیمت: ۲۲۵ روپے۔[مختلف موضوعات پر مختصر مگر ادبی چاشنی سے بھرپور' دل چسپ اور شگفتہ نکات' برجستہ جملے اور مشاہیر کے اقوال۔ زندگی کے حقیقی مسائل پر پُرمغز تبصرے اور غوروفکر کا سامان۔]